قرآن کی نظر میں انسانی حقوق کا جائزہ

محمد عسکری) ممتاز (۱ پاکستان

اشاریہ:

انسانی حقوق، حقوق کے ان اقسام میں شامل ہیں ان حقوق کے بارے میں اکثر ممالک انسانی حقوق کے عالمی اعلان کردہ بیانیہ (اقوام متحدہ) کو قبول کرنے کے ساتھ مختلف ممالک نے اس بیانیہ کا خیر مقدم بھی کیا ہے۔ لیکن چونکہ عام طور پر بین الاقوامی برادری کے اندر قبول کی جانے والے قوانین کو اسلامی معاشرون مین قبول کرنے کے حوالہ سے اس بات کی طرف توجہ بہت ضروری ہے وہ یہ کہ اسلامی معاشروں میں کسی بھی قانون کی مقبولیت اس کی اسلامی قوانین اور اقدار سے مطابقت یا عدم مطابقت پر منحصر ہے، لہذا یہان ہمین اسلام کے نقطہ نظر سے بھی انسانی حقوق کے تصور کی جانچ پڑتال کرنا ضروری ہے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم، اس مضمون میں قرآن مین موجود حقوق انسانی سے مطلق کلیدی آیات کا جائزہ لیتے ہیں، تو معلوم یہ ہوتا ہے قرآن کسقدر حقوق انسانی کا مدافع اور ان حقوق کا طرفدار ہے قرآن کے مطابق انسان کا حق جو ایک انسان (بلکہ ہر انسان) کے لے بحثیت ایک انسان ضروری ہے، اور وہ حقوق جو انسان کے لے مقرر ہے اس کے پاس ہونا چاہئے، اور یہ حقوق پیدائش کے آغاز میں ہی خالق نے اسے عطا کیا ہے۔

بنیادی الفاظ: حقوق، بشر، قرآن

1. askarishigri@yahoo.com.دانش پژوہ دکتری _ قرآن و مستشر قان- گرایش معارف

۱. پی ایچ ڈی شعبہ قرآنیات (قرآن اور مستشر قان) مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث جامعہ المصطفیٰ العالمیہ

مقدمہ:

عموم اور اکثر مسلمانوں کے مطابق، قرآن انسانی حقوق کی ایک عام دستاویز ہے، اور قرآن کی زیادہ تر توجہ انسانوں کو قدیم غیر مہذب تہذیب سے حاصل شدہ روایات کی پیروی، ظلم (مذہبی، سیاسی، معاشی، وغیرہ) کی زنجیروں سے آزاد کرانے پر رکوز ہے۔)، قبائلی ازم، نسل پرستی، جنس پرستی، غلامی، یا کوئی اور چیز جو لوگوں کو انسانی تقدیر کے بارے میں قرآن کے نقطہ نظر پر عمل کرنے سے روکتی ہے جیسا کہ (قرآن) میں بیان کیا گیا ہے: "راہ زندگی کا انجام اور اس کا اختتام آپ کے رب کی طرف جاتا ہے۔

سورہ نجم آیت نمبر ۴۲: وَاَنَّ اِلٰی رَبِّکَ الْمُنْتَہٰی، قرآنی آیات کے ذیل میں قرآن "انسانی حقوق" کے باب میں صراحتا وضاحت کرتا ہے۔

قرآن ان بنیادی حقوق کی تصدیق کرتا ہے جن سے تمام انسانوں کو مستفید ہونا چاہیے کیونکہ یہ حقوق، حقوق انسانیت میں اتنے اہم ہیں کہ ان سے انکار یا ان کی خلاف ورزی کرامت انسانی سے انکار کے مترادف ہے۔ قرآنی نقطہ نظر سے یہ حقوق اس وقت وجود میں آئے جب انسان وجود میں ایا۔ یہ حقوق اس وقت پیدا ہوئے جب خدا نے ہمیں اپنی انسانی صلاحیتوں کا ادراک کرنے کے لیے سوچنے سمجھنے اور درک کرنے کی طاقت اور فیلہ کرنے کی صلاحیت کیساتھ پیدا کیا۔ وہ حقوق جو خدا نے ہمارے لئے وضع کئے ہیں، کوئی دنیاوی حکمران یا انسانی طاقت ہم سے وہ حقوق چھین نہیں سکتی۔ یہ حقوق جو کہ مستقل اور نا قابل تغیر ہیں، ان کا احترام کیا جانا چاہیے کیونکہ جو کچھ خدا انسان کے حق میں کرتا ہے وہ "صحیح" ہے۔ (مطالہ کریں: سورہ حجر، آیت نمبر ۸۵؛ سورہ نحل، آیت نمبر ۳؛ سورہ دخان، آیت نمبر ۳۹؛ سورہ جاثیہ، آیت نمبر ۲۲)

سورہ المائدہ آیة ۳۲: مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا وَمَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ

عزت اور احترام کا حق۔

قرآن تمام انسانوں کو عزت واحترام کے قابل سمجھتا ہے اور عزت واحترام کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

سورہ اسرائ آیت ۷۰: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا

انسان کو فیصلے کی مکمل آزادی حاصل ہے کیونکہ اس کے پاس عقل و ادراک کی وہ طاقت ہے جو اسے

دوسری مخلوقات سے ممتاز کرتی ہے سورہ بقرہ آیت نمبر ۳۰ سے ۳۴ تک ۔

سورہ بقرہ، ۳۴ الی ۳۰: (اے رسول وہ وقت یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں زمین پر ایک خلیفہ (جانشین) بنانے والا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تو اس میں اس کو (خلیفہ) بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا اور خون ریزی کرے گا۔ حالانکہ ہم تیری حمد و ثنائ کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور تیری تقدیس (پاکیزگی بیان) کرتے ہیں۔ فرمایا: یقینا میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔

فرمایا: اے آدم تم ان کو ان کے نام بتاؤ۔ تو جب آدم نے ان (فرشتوں) کو ان کے نام بتا دیئے تو خدا نے فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے سب مخفی رازوں کو جانتا ہوں اور وہ بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کر رہے ہو اور وہ بھی جو تم (اندرونِ دل) چھپائے ہوئے تھے۔

اور (وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے سامنے سجدہ میں گر جاؤ ابلیس کے سوا سب سجدہ میں گر گئے۔ اس نے انکار و تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

اگرچہ انسان "سب سے کم مرتبہ" (اسفل سافلین میں) میں واقع ہو سکتا ہے، لیکن قرآن نے کھلم کھلا اعلان کیا ہے کہ انسان کو "بہترین شکل، نظم اور نظام" کے تحت بنایا گیا ہے سورہ تین نمبر ۴ سے ۶ تک۔ .

سورہ تین، ٦الی٤: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

ہم نے انسان کو بہترین ساخت و انداز کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ: پھر اسے (اس کی کج رفتاری کی وجہ سے) پست ترین حالت کی طرف لوٹا دیا۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے سو ان کیلئے ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

جو سوچنے، سمجھنے اور صحیح جاننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ساتھ ہی صحیح اور غلط کی پہچان کی صلاحیت رکھتا ہے اور نیکی اور اچھے امور کی انجام دہی نیز اشتباہات اور غلط کاموں سے بچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ لہٰذا، اس وعدے کی وجہ سے جو انسان کے لیے معین ہے، یعنی بالقوہ زمین پر خدا کا جانشین بننے کی صلاحیت، اس لئے انسانیت کا احترام کیا جانا چاہیے اور انسان کو (اپنے آپ کو) اس مقصد کے حصول کے لیے وقف اور اس مقصد کو ایک ہدف کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔

حصول انصاف کا حق۔

ہر انسان کے لئے عدالت اور انصاف کا حاصل ہونا ضروری ہے قرآن عدل و انصاف کے حصول کے حق

پر زور دیتا ہے

سورہ مائدہ، ۸: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

سورہ نساء، ۱۳۶: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ا اے ایمان والو! اللہ پر، اس کے رسول ﷺ پر اور اس کی کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کی ہے۔ اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری ہے اور جو کوئی اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کی کتابوں کا، اس کے رسولوں کا، اور آخرت کے دن کا انکار کرے۔ وہ گمراہ ہوا اور اس میں بہت دور نکل گیا۔

قرآن عدل کے تناظر میں دو اصطلاحات استعمال کرتا ہے: "انصاف" اور "احسان"۔ دونوں اصطلاحات باہم وابستہ ہیں اور "اعتدال" کے تفکر سے متعلق ہیں حالانکہ ان دونوں اصطلاحات کے ایک جیسے معنی نہیں ہیں۔

اسلام "انصاف" کو "مساوات کے لیے استعمال کرتا ہے، نہ زیادہ نہ کم۔" اور نہ بیش از حد مثلاً ایک منصفانہ مقدمے کی سماعت میں، دونوں فریقوں کے دعووں کو یکساں طور پر سنا، دیکھا اور سمجھا جانا چاہیے، بغیر کسی جانب کے دباؤ کے۔ "انصاف کا مطلب ترازو کی شکل میں دونوں طرف اعتدال کا ہے جو ہم شکل ہم وزن کم تراز اور یکساں فاصلے پر ہیں۔"

A.A.A. Fyzee, a Modern Approach to Islam, p. 17) Lahore: .(Universal Books, 1978

قرآن کے ایک مشہور مترجم اور ابو الکلام آزاد ایک ممتاز مصنف نے "انصاف" کی تعریف کو تقریباً اسی طرح اور یوں بیان کیاہے "کیا انصاف اسراف سے بچنے کے سوا کچھ اور ہے؟ نہ بہت زیادہ اور نہ بہت کم "اسی لیے ترازو کو انصاف کی عمومی علامت اور نشان کے طور پر عدالتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔" مقالات ابوالکلام نشر ادب لاہور شمارہ ۱۲۳

کسی بھی شخص کے لیے کہ وہ افراط اور تفریط سے دور رہے بہت زیادہ یا (افراط) بہت کم (تفریط) فعالیت اور کام نہ کرئے اس مسالہ کو یوں بیان کیاہے کہ انسان کو اعتدال کا حکم دیا ہے جو کہ افراط اور تفریط کے مد مقابل ہے، قرآن نے ذکر کیاہے کہ کوئی بھی دوسرے شخص کا بوجھ (گناہ) نہیں اٹھاتا یا انسان کے لیے

اس کی کوشش کے سوا کوئی فائدہ نہیں ہے (سورہ نجم آیت نمبر، ۳۹ سے ۳۸ تک).

۱. سورہ آل عمران آیۃ ۱۱۸: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ اے ایمان والو! اپنے (لوگوں کے) سوا دوسرے ایسے لوگوں کو اپنا جگری دوست (رازدار) نہ بناؤ جو تمہیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ جو چیز تمہیں مصیبت و زحمت میں مبتلا کرے وہ اسے محبوب رکھتے ہیں بغض و عناد ان کے مونھوں سے ٹپکتا ہے۔ اور جو کچھ ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے۔ ہم نے تمہارے لئے نشانیاں کھول کر بیان کر دی ہیں اگر تم عقل سے کام لو۔

(نجم، ۳۹ _ ۳۸) اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى

کہ کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى اور یہ کہ انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ انفرادی قابلیت "عدل اور انصاف" کا حصہ ہے، قرآن ہمیں سکھاتا ہے کہ لیاقت اور شائستگی نسب، جنس، دولت، دنیاوی کامیابی یا مذہب میں نہیں ہے، بلکہ راست گوئی، نیکی، سچائی اور بھلائی میں منحصر ہے

(بقرہ، ۱۷۷): ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ (قرآن) وہ کتاب ہے جس (کے کلام اللہ ہونے) میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ (یہ) ہدایت ہے ان پرہیزگاروں کے لیے۔ جس میں ایمان اور نیک عمل شامل ہیں۔ ۔اس کے علاوہ، قرآن بے عمل مومنوں اور ان لوگوں کے درمیان فرق کرتا ہے جو خدا کی راہ میں جدوجہد، تلاش، کوشش اور قربانی دیتے ہیں، اس بات پر تاکید کرتے ہوئے کہ اگرچہ خداوند متعال تمام مومنین سے بھلائی کا وعدہ کرتا ہے، لیکن بہرحال یہ بات منطقی اور طبیعی ہے وہ یہ کہ دوسرا گروہ پہلے گروہ سے برتر اور بہتر ہے (سورہ نساء، آیت نمبر ۹۶ اور ۹۵).

مسلمانوں میں سے بلا عذر گھر میں بیٹھے رہنے والے اور راہِ خدا میں مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے۔ اللہ نے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو درجہ کے اعتبار سے بیٹھ رہنے والوں پر فضیلت دی ہے اور یوں تو اللہ نے ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ کیا ہے۔ مگر اس نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اجر عظیم کے ساتھ فضیلت دی ہے۔

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

یعنی اس کی طرف سے (ان کے لئے) بڑے درجے، بخشش اور رحمت ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

بلکل جس طرح "انصاف" کا بنیادی مفہوم یہ ہے کہ انعام اور جزا دینے کے معاملے میں خاص قابلیت، لیاقت اور کارکردگی پر غور کیا جانا چاہیے، اسی طرح سزاؤں کے معاملے میں بھی خاص شرائط پر غور کیا جانا چاہیے۔

مثال کے طور پر، قرآن مرد یا عورت کے بے حیائی کے جرائم کے لیے وہی سزا دیتا ہے جس کا جرم ثابت ہو دونوں کے لیے ایک سزا (سورہ نور، آیت نمبر ۲)

(نور، ۲) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍوَّلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

زناکار عورت اور زناکار مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ۔ اور اللہ کے دین کے معاملہ میں تمہیں ان پر ترس نہ آئے۔ اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان دونوں کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کی ایک جماعت کو موجود رہنا چاہیے۔

لیکن عورتوں کو مختلف (سماجی) طبقات سے تعلق کی بنیاد پر ممتاز کرتا ہے: مثلاً ایک ہی جرم کے لیے، ایک کنیز عورت کو آدھی سزا ملتی ہے۔ قرآن، اعلی اخلاقی معیارات کو برقرار رکھتے ہوئے، خاص طور پر نبی کی بیویوں کے لیے ایک آزاد عورت کی سزا کے دو برابر سزا مقرر کرتا ہے، (سورہ نساء، آیت نمبر ۲۵؛ اور سورہ احزاب، آیت نمبر ۳۰).

نساء، ۲۵: وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰ تُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَ تَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ۚ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

) احزاب، ۳۰) يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا؛ جن کے اعمال معاشرے کے لیے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں، خدا کی رحمت اور ان خواتین کے لیے ہمدردی کی عکاسی کرتے ہیں یہ بات خدا کی رحمت ہمدردی اور رحم کی مکمل عکاسی کرتی ہے اس فرق کے ذریعے سے کہ جو خواتین معاشرے میں محروم ہیں سزا کی مقدار میں کمی کے ذریعہ ان کی اجتماعی طور پر معاشرے میں

موجود محرومیوں کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

قرآن، مسلسل "انصاف" کا حکم دیتے ہوئے، اس تصور سے بہی آگے بڑھتا ہے اور "احسان" کا حکم دیتا ہے، جس کے لفظی معنی ہیں "نقصان یا کمی کی تلافی کر کے توازن بحال کرنا"۔ اس تصور کو سمجھنے کے لیے ہمیں اس مثالی معاشرے یا مثالی قوم کی نوعیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے جسے قرآن نے پیش کیا ہے۔ لفظ "امت" جڑ "ام" سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے "ماں"۔ ماں یعنی محبت، پیار، رحم اور ماں کی شفقت کی علامتیں بھی خدا کی انہیں دو صفات، "مہربان" اور "شفیق" کے ساتھ وابستہ ہیں، یہ دونوں جڑ "رحم" سے نکلے ہیں، جس کا مطلب ہے (رحم) "بچہ دانی"۔

سورہ المائدہ آیت ۸

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ۚ اِعْدِلُوْا ۗ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اے ایمان والو! اللہ کے لیے پوری پابندی کرنے والے اور راستی پر قائم رہنے والے۔ اور عدل وانصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بنو (خبردار) کسی قوم سے دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ اور عدل سے پھر جاؤ۔ عدل کرو۔ کہ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ سے ڈرو بے شک تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

مثالی "امت" اپنے تمام ممبروں کی دیکھ بھال کرتی ہے، جس طرح ایک مثالی ماں اپنے تمام بچوں کی دیکھ بھال کرتی ہے، حالانکہ وہ جانتی ہے کہ تمام بچے ایک جیسے نہیں ہیں اور ہر بچے کی مختلف ضروریات ہیں۔ اگرچہ عام طور پر کسی ایک بچے کے ساتھ بہت زیادہ مہربانی کرنا ناانصافی سمجھا جا سکتا ہے، ایک ماں جو اپنے دوسرے بچوں کے مقابلے میں ایک "معذور" بچے کی زیادہ سے زیادہ پرواہ کرتی ہے یہ ظلم نہیں ہے بلکہ یہ وہ مثال ہے اس روح اصلی کی جس کو ہم احسان سے یاد کرتے ہیں یعنی معذور بچے میں جو طبیعی کمی ہے ماں اپنی محبتوں کی کثرت کے ذریعہ سے جو دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہیں اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے یہ "مہربانی" کی حقیقی روح رکھنے کی ایک مثال ہے۔ ایسے بچے کی کمی جس کو اپنی زندگی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے خصوصی مدد کی ضرورت ہو۔ اس طرح، "احسان" کرنا اور احسان پر تاکید انسانی معاشرے کے محروم طبقات کی کمیوں کو پورا کرنے کی طرف ایک واضح اشارہ ہے (جیسے خواتین، یتیموں، غلاموں، غریبوں، بوڑھوں اور اقلیتوں) کے لیے خدا کی رحمت اور ہمدردی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

آزادی کا حق۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، قرآن انسانوں کو ہر قسم کی غلامی اور قید سے آزاد کرنے کا خواہاں ہے۔ اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے کہ انسان کی طبیعت آمریت اور ظلم کی طرف مائل ہے، قرآن نے واضح اور روشن طور پر سورہ آل عمران کی آیت ۷۹ میں کہا ہے: ۔

آیه‌ی ۷۹ سوره‌ی آل عمران: مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

یقینا انسانی غلامی انسانی آزادی کے تناظر میں بہت اہم ہے۔ اسلام کے عروج کے وقت، عرب میں غلامی عام تھی، اور عرب معیشت اسی پر قائم تھی۔ قرآن نہ صرف اس بات پر زور دیتا ہے کہ غلاموں کے ساتھ منصفانہ اور انسانی سلوک کیا جائے.

، بلکہ مسلسل (مسلمانوں) کو غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

قرآن نے سورہ محمد کی آیت ۴ میں عملی طور پر یہ کہتے ہوئے غلامی کا خاتمہ کیا کہ جنگی قیدیوں کو "فضل سے (تاوان لیکر تاوان کے بدلے یا تاوان کے بغیر) یا تاوان کے بدلے میں آزاد کیا جانا چاہیے" کیونکہ "جنگی قیدی ہی اصل ذریعہ ہیں" غلامی کی جس میں مردوں کو غلام اور عورتیں کنیز بنائی جاتی تھیں۔

سوره محمد آیت نمبر ٤. فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ ۗ حَتّٰۤى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۖ فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛ ذٰلِكَ ۛ وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَا۟ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ

یہ سوچ بلکل بہی درست نہیں چونکہ قرآن نے واضح طور پر یہ نہیں بتایا کہ غلامی کو فوری اور ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا گیا ہے پس اسلام غلامی کہ تائید کرتا ہے،

اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ غلامی جاری رہنی چاہیے، خاص طور پر چونکہ قرآن، مختلف طریقوں سے اس بری روایت کو ختم کرنے کی ترغیب دے رہا ہے۔ وہ کتاب (قرآن)، جو کسی بادشاہ یا نبی کی مخالفت (نافرمانی) کے حق سے انکار نہیں کرتا اور وہ دوسرے انسانوں کو کیوں حکم دے سکتا ہے کہ وہ غلامی اختیار کرے، قرآن کسی بھی طرح غلامی کی توثیق نہیں کر سکتا مطالعہ کرین (سورہ نساء، آیت نمبر ۳۶)، (مسلمانان) (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۱۷۷؛ سورہ نساء، آیت نمبر ۹۲؛ سورہ مائدہ، آیت نمبر ۸۹؛ سورہ توبہ، آیت نمبر ۶۰؛ سورہ نور، آیت نمبر ۳۳؛ سورہ مجادلہ، آیت نمبر ۳)۔ ۔

نساء، ۳۶وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا ۖ وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پہلو میں بیٹھنے والے رفیق اور مسافر، اپنے مملوکہ (غلاموں کنیزوں) کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ بے شک اللہ مغرور و متکبر اور شیخی بگھارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

بقرہ، ۷۷اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ

کیا یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اللہ وہ سب کچھ جانتا ہے جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں۔

نساء، ۹۲؛ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۗ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۗ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۖ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا

مائدہ، ۸۹؛ : لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۗ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۗ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۗ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ

توبہ، ۶۰: اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۖ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

صدقات (مالِ زکوٰۃ) تو اور کسی کے لئے نہیں صرف فقیروں کے لئے ہے مسکینوں کے لئے ہے اور ان کارکنوں کے لئے ہے جو اس کی وصولی کے لئے مقرر ہیں۔ اور ان کے لئے ہے جن کی (دلجوئی) مطلوب ہے۔ نیز (غلاموں اور کنیزوں کی) گردنیں (چھڑانے) کے لئے ہے اور مقروضوں (کا قرضہ ادا کرنے) کے لئے ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہے اور مسافروں (کی مدد) کے لئے ہے یہ اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

نور، ۳۳؛ : وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۗ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۗ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۗ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ

اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اور اپنی جوان کنیزوں کو محض دنیوی رنگ کا کچھ سامان حاصل کرنے کیلئے بدکاری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں اگر کوئی انہیں مجبور کرے تو بیشک ان کو مجبور کرنے کے بعد بھی اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔

مجادلہ، ۳

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۗ ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر اپنی کہی ہوئی بات سے رجوع کرنا چاہیں تو قبل اس کے کہ باہمی ازدواجی تعلق قائم کریں (شوہر کو) ایک غلام آزاد کرنا ہوگا۔ یہ بات ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

ایک مسلمان کی ذاتی آزادی کی سب سے بڑی ضمانت قرآنی حکم میں بیان کی گئی ہے کہ خدا کے سوا کوئی بھی انسانی آزادی کو محدود نہیں کر سکتا اور صرف وہ خدا ہے جو فیصلہ کرتا ہے کہ کون سی چیز صحیح اور کون سی چیز غلط ہے "فیصلہ" کرنے والا وہ اکیلا خدا ہے ایک پاکستانی ماہر قانون جج خالد۔ م۔ اسحاق کہتے ہیں:

قرآن ذمہ دارانہ مخالفت کو بنیادی حق سمجھتا ہے۔ لہٰذا، نہ قوت مقنّنہ (عدلیہ) اور نہ ہی حکومت (قوت مجریہ) اپنی طاقت کے استعمال میں (لوگوں سے) غیر مشروط اور بے چون وچرا اطاعت کا مطالبہ کر سکتی ہے. نبی، اگرچہ الہامی وحی کے وصول کنندہ تھے، لیکن اس کے لئے عوامی امور میں مسلمانوں سے مشورہ کرنا ضروری تھا۔ خدا نبی کو اس طرح مخاطب کرتا ہے: "... اور کام کرنے میں ان سے مشورہ کیا کریں، اور... جب آپ پر عزم ہوں تو خدا پر بھروسہ کریں۔"

Islamic law – Its Ideals and Principles "in The Challenge of Islam, p.157 (A. Gauher, editor, 1980; London: The Islamic Council of Europe).

، یہ انسان کے لئے ایک بنیادی حق کے ساتھ ساتھ ایک بنیادی مسلم ذمہ داری ہے کہ وہ سماجی زندگی کے تمام پہلوؤں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔ قرآن سورہ البقرہ کی آیت ۲۵۶ لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۗ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

میں بیان کرتا ہے کہ "مذہب کو قبول کرنے میں کوئی جبر یا ہچکچاہٹ نہیں ہے۔" یہ آیت مذہبی آزادی اور عبادت کی آزادی کی ضمانت دیتی ہے۔ اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق اسلامی سرزمینوں میں رہنے والے غیر مسلموں کو اپنی مذہبی روایات کو بغیر کسی خوف اور خطر کے انجام دینے کی آزادی ہونی چاہیے۔ قرآن کی بہت سی آیات واضح طور پر بیان کرتی ہیں کہ پیغمبر کی ذمہ داری خدا کا پیغام پہنچانا ہے اور کسی کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کرنا. عقائد کے معاملات میں آزادانہ انتخاب کا حق قرآن میں کسی بھی ابہام سے دور کیا گیا ہے قرآن یہ بھی کہتا ہے کہ خدا روزآخرت انسانوں کی نجات کا فیصلہ ان کے دعوے کی بنیاد پر نہیں کرتا بلکہ مقدار ایمان اور نیک اعمال کی بنیاد پر کرتا ہے

سورہ انعام آیت نبمر ۱۰۸: وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًاۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

اور (خبردار) تم ان کو گالیاں نہ دو جن کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ورنہ یہ لوگ اپنی جہالت و ناسمجھی کی بنا پر حد سے گزر کر اللہ کو گالیاں دیں گے۔ اسی طرح ہم نے ہر گروہ کے عمل کو (اس کی نظروں میں) آراستہ کیا ہے۔ پھر ان کی بازگشت ان کے پروردگار کی طرف ہے پھر وہ انہیں بتائے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

سورہ بقرہ کی آیت ۲۵۶ میں بھی بیان کیا ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے صحیح بات غلط خیالات سے الگ چھانٹ کر رکھ دی گئی ہے اب جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا، اُس نے ایک ایسا مضبوط سہارا تھام لیا، جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں، اور اللہ (جس کا سہارا اس نے لیا ہے) سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے.

سورہ البقرہ آیت ۲۵۶: لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ ہدایت گمراہی سے الگ واضح ہو چکی ہے۔ اب جو شخص طاغوت (شیطان اور ہر باطل قوت) کا انکار کرے اور خدا پر ایمان لائے اس نے یقینا مضبوط رسی تھام لی ہے۔ جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔ اور خدا (سب کچھ) سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

اور وہ لوگ جو دوسروں کی غیبت کرتے ہیں اور لوگوں کے بارے میں منفی ارادے رکھتے ہیں وہ دنیا اور آخرت دونوں میں سخت اور تکلیف دہ عذاب میں مبتلا ہوں گے.

سورہ نور، ۱۹ الی ۱۶

وَ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ (افواہ) سنی تھی تو کہہ دیتے کہ ہمارے لئے زیبا نہیں ہے کہ یہ بات منہ سے نکالیں۔ سبحان اللہ! یہ تو بڑا بہتان ہے۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم مؤمن ہو تو آئندہ کبھی اس قسم کی بات نہ کرنا۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور اللہ تمہارے لئے (اپنی) آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بے حیائی و برائی کی اشاعت ہو (اور اس کا چرچا ہو) ان کیلئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

سورہ نساء، ۱۴۹ الی ۱۴۸؛ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۖ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

اللہ علانیہ بدگوئی کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ جس پر ظلم ہوا ہو (کہ اس کے لیے ظالم کی بدگوئی جائز ہے) اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا

اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ۔ یا کسی برائی سے درگزر کرو۔ تو بے شک اللہ (بھی) بڑا معاف کرنے والا، بڑا قدرت والا ہے۔

علم حاصل کرنے کا حق۔

قرآن علم حاصل کرنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔ سائنس اور علم، علم کا حصول اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بہت اہم رہا ہے۔ اس طرح کے رویہ کا ثبوت (علم کی طرف) سورہ علق کی آیات نمبر ۱ سے ۵ نزول قرآن کے آغاز سے ہی موجود ہے، علم کے بارے میں یہ وہ پہلی آیات تھی جو نبی پر نازل ہوئی۔ آیات ۵ _ ۱ سورہ ی علق اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ ۚ (اے رسول ﷺ اپنے پروردگار کے نام سے پڑھیے جس نے (سب کائنات کو) پیدا کیا۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ (بالخصوص) انسان کو جمے ہوئے خون کے ایک لوتھڑے سے

پیدا کیا۔اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ

پڑھیئے! اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے۔الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ اور انسان کو وہ کچھ پڑھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

قرآن، جو فصاحت کے ساتھ پوچھتا ہے کہ کیا جاننے والے وہی ہیں جو نہیں جانتے (سورہ زمر، آیت نمبر ۹)۔

(زمر، ۹): اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ

بھلا جو شخص رات کی گھڑیوں میں کبھی سجدہ کر کے اور کبھی قیام کر کے خدا کی عبادت کرتا ہے اور (اس کے باوجود) آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے پروردگار کی رحمت کا امیدوار ہے؟ (تو کیا وہ شخص جو ایسا نہیں ہے یکساں ہو سکتے ہیں؟) کہیے کیا علم والے اور جاہل برابر ہو سکتے ہیں؟ بے شک نصیحت تو صرف صاحبانِ عقل ہی حاصل کرتے ہیں۔

مومنین کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں کہ وہ علم میں اضافے کے لیے دعا کریں

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِىْ عِلْمًا (طه، ۱۱٤)

بلند و برتر ہے اللہ جو حقیقی بادشاہ ہے اور (اے پیغمبر ﷺ) جب تک قرآن کی وحی آپ پر پوری نہ ہو جائے اس (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کیجئے۔ اور دعا کیجئے کہ (اے پروردگار) میرے علم میں اور اضافہ فرما۔

نبی کی مشہور دعا تھی: "اے خدا! مجھے چیزوں کی حتمی نوعیت کا علم دو" اور ان کی ایک مشہور حدیث ہے: "علم حاصل کرو چاہے وہ چین میں ہی کیوں نہ ہو"۔

قرآنی نقطہ نظر سے، سائنس اور علم ایک عادلانہ دنیا بنانے کے لیے ایک ضروری شرط ہے جس میں حقیقی امن قائم کیا جا سکتا ہے۔ قرآن جنگ کے دوران بھی سیکھنے کی اہمیت پر زور دیتا ہے۔

(توبہ، ۱۲۲) وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِى الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ

اور یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تمام اہلِ ایمان نکل کھڑے ہوں تو ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر جماعت میں سے

کچھ لوگ نکل آئیں تا کہ وہ دین میں تفقہ (دین کی سمجھ بوجھ) حاصل کریں اور جب (تعلیم و تربیت کے بعد) اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئیں۔ تو اسے (جہالت بے ایمانی اور بد عملی کے نتائج سے) ڈرائیں تا کہ وہ ڈریں۔

حصول رزق حلال کا حق۔

جیسا کہ سورہ ہود کی آیت ۶ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہر جاندار کا رزق خدا کی ذمہ داری ہے۔ قرآن میں موجود ایک بنیادی خیال _ جو اسلام کے سماجی، معاشی اور سیاسی نظام کو ظاہر کرتا ہے - یہ ہے کہ ہر چیز کی ملکیت خدا کی ہے کسی اور کی نہیں۔ کیونکہ خدا کائنات کا تنہا خالق ہے، (اس لیے) ہر مخلوق کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ خدا کی ملکیت میں حصہ دار ہو سورہ انعام، آیت نمبر ۱۶۵اور سورہ ملک، آیت نمبر ۱۵ وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ اٰتٰٮكُمْ‌ؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ‌ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

وہ (خدا) وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (پہلوں) کا خلیفہ اور جانشین بنایا اور تم سے بعض کو بعض پر درجات کے اعتبار سے بلندی عطا فرمائی تا کہ جو کچھ تمہیں عطا کیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے۔ بے شک تمہارا پروردگار بہت جلد سزا دینے والا اور بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور بڑا رحم کرنے والا بھی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان کو رزق کے ذرائع کا حق حاصل ہے، اور یہ کہ معاشی یا سیاسی طاقت رکھنے والوں کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان وسائل کو غصب یا غلط استعمال کریں اور اپنی اجارہ داری قائم کرے جو خدا نے تمام انسانوں کے استعمال کے لیے بنائے ہیں.

کام کرنے کا حق۔

قرآنی تعلیمات کے مطابق، ہر مرد اور عورت کو کام کرنے کا حق ہے، چاہے اس میں کوئی منافع بخش ملازمت ہو یا رضاکارانہ خدمات۔ محنت کا پھل اس شخص کے لیے ہے جس نے ان کے لیے محنت کی ہو _ خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

جیسا کہ سورہ النساء کی آیت ۳۲ میں بیان کیا گیا ہے: "مردوں کو ان کی کمائی کا حصہ ملتا ہے اور عورتوں کو ان کی کمائی کا حصہ ملتا ہے۔" رازداری کا حق۔ قرآن رازداری کی ضرورت کو انسانی حق کے طور پر تسلیم کرتا ہے اور گھر میں ذاتی زندگی کو دخل اندازی اور اندر یا باہر سے غیر مجاز داخلے سے بچانے کے لیے قوانین بناتا ہے (سورہ نور، آیت نمبر ۲۸اور ۲۷، آیت نمبر ۵۸) سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳ سورہ حجرات آیت نمبر، ۱۲)
۔

نور، ۲۸الی۲۷ و ۵۸ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ۚ هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ پھر اگر ان (گھروں) میں کسی (آدمی) کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ مل جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ یہ (طریقہ کار) تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ جب تک کہ اجازت نہ لے لو۔ اور گھر والوں پر سلام نہ کرو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ تاکہ نصیحت حاصل کرو۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۭ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَاۗءِ ڜ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۭ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۭ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰي بَعْضٍ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے غلام اور وہ بچے جو ابھی حدِ بلوغ کو نہیں پہنچے (گھروں میں داخل ہوتے وقت) تین بار تم سے اجازت طلب کریں۔ نمازِ صبح سے پہلے، اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد۔ یہ تین وقت (آرام کرنے کیلئے) تمہارے لئے پردے کے وقت ہیں ان اوقات کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی حرج نہیں ہے تم لوگ ایک دوسرے کے پاس بار بار چکر لگاتے رہتے ہو۔ اسی طرح اللہ آیتوں کو کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

احزاب، ۵۳؛ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا

اے ایمان والو! نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ مگر جب تمہیں کھانے کیلئے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے (اور) نہ ہی اس کے پکنے کا انتظار (نبی ﷺ کے گھر میں بیٹھ کر کیا) کرو۔ لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو (عین وقت پر) اندر داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور دل بہلانے کیلئے

باتوں میں نہ لگے رہو کیونکہ تمہاری باتیں نبی ﷺ کو اذیت پہنچاتی ہیں مگر وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کچھ نہیں کہتے) اور اللہ حق بات (کہنے سے) نہیں شرماتا اور جب تم ان (ازواج نبی ﷺ) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ (طریقۂ کار) تمہارے دلوں کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے پاکیزگی کا زیادہ باعث ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم رسولِ ﷺ خدا کو اذیت پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بیشک یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی (برائی گناہ کی) بات ہے۔

حجرات، ۱۲. يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۖ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَ يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو (بچو) کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسّس نہ کرو اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تمہیں کراہت آتی ہے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

غیبت، تہمت، تذلیل اور تضحیک سے تحفظ کا حق۔

قرآن انسانوں کو دوسرے انسانون کے ذریعہ ان کی غیبت، تضحیک، توہین آمیز عنوانات اور غیر مہذب باتوں سے محفوظ رہنے کے حق کی حفاظت کرتا ہے (حجرات،۱۱ _ ۱۲) ۔اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن یہ بھی کہتا ہے کہ کسی کو ممکنہ جرم کی بنیاد پر بہتان نہیں دینا چاہیے، اور جو لوگ دوسروں کی غیبت اور بہتان کرتے ہیں اور بدنیت ارادے رکھتے ہیں وہ دنیا اور آخرت دونوں میں سخت اور تکلیف دہ عذاب میں مبتلا ہوں گے (سورہ نور، آیت نمبر ۱۹ سے ۱۶ تک اور سورہ نساء، آیت نمبر ۱۴۹ سے ۱۴۸ تک) ۔

نور، ۱۹ _ ۱۶ وَ لَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ

اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے یہ (افواہ) سنی تھی تو کہہ دیتے کہ ہمارے لئے زیبا نہیں ہے کہ یہ بات منہ سے نکالیں۔ سبحان اللہ! یہ تو بڑا بہتان ہے۔

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ

اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم مؤمن ہو تو آئندہ کبھی اس قسم کی بات نہ کرنا۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اور اللہ تمہارے لئے (اپنی) آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے۔ اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اور جو لوگ چاہتے ہیں کہ اہلِ ایمان میں بے حیائی و برائی کی اشاعت ہو (اور اس کا چرچا ہو) ان کیلئے دنیا و آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

نساء، ۱۴۹ _ ۱۴۸.

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا

اللہ علانیہ بدگوئی کو پسند نہیں کرتا سوائے اس کے کہ جس پر ظلم ہوا ہو (کہ اس کے لیے ظالم کی بدگوئی جائز ہے) اللہ بڑا سننے والا، بڑا جاننے والا ہے۔

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا

اگر تم کوئی نیکی ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ۔ یا کسی برائی سے درگزر کرو۔ تو بے شک اللہ (بھی) بڑا معاف کرنے والا، بڑا قدرت والا ہے۔

الٰہی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا حق۔

"قرآن اس بات پر زور دیتے ہوئے اشارہ کرتا ہے کہ مومنین کے لیے وہ تمام چیزیں جو اچھی ہیں اور خوبصورت ہیں (جس کی اجازت دی گئی ہے)، اور دوسری طرف قرآن ہر طرح کی انفرادیت، کنارہ گیری، رہبانیت اور تنہائی کی مذمت کرتا ہے۔" درحقیقت، یہ کہا جا سکتا ہے کہ جمالیاتی احساس کو اس حد تک اختیار کرنے کا حق ہے جس میں خوبصورتی کو اس کی تمام اقسام میں قدر کی نگاہ سے دیکھا جا سکتا ہے، اور خدا کی طرف سے انسانی رشد اور پرورش کے لیے جو کچھ دیا گیا ہے اس سے لطف اندوز ہونے کا حق، یہ دونوں قرآنی نقطہ نظر سے زندگی اور انسانی نشوونما کے لئے ضروری ہیں۔ (سورہ اعراف، آیت نمبر ۳۲).

(اعراف، ۳۲). قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِىَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ

(اے رسول ان لوگوں سے) کہو کہ اللہ کی زیب و زینت کو جو اس نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہے کس نے حرام کیا ہے؟ اور کھانے کی اچھی اور پاکیزہ غذاؤں کو (کس نے حرام کیا ہے؟)! وہ تو دراصل ہیں ہی اہلِ ایمان کے لئے دنیوی زندگی میں بھی اور خاص کر قیامت کے دن تو خالص انہی کے لئے ہیں۔ اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔

۱۰. رازداری کا حق۔

قرآن انسانی حقوق کے طور پر رازداری کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔اور ذاتی زندگی کی حفاظت کے لیے۔ گھروں میں بغیر اجازت داخلے کے خلاف اور ذاتی امور میں بغیر اجازت مداخلت کرنا چاہے یہ مداخلت اندر سے ہو یا باہر سے، کے بارے میں قوانین بناتا ہے۔ (سورہ نور، آیات نمبر ۲۸اور ۲۷ اور ۵۸؛ سورہ احزاب، آیت نمبر ۵۳؛ سورہ حجرات، آیت نمبر ۱۲)۔ نیز رجوع کریں تفسیر المیزان، مفردات، رسالہ حقوق امام سجاد،

نور، ۲۸الی ۲۷و۵۸

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا ۚ هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ

پھر اگر ان (گھروں) میں کسی (آدمی) کو نہ پاؤ تو ان میں داخل نہ ہو جب تک کہ تمہیں اجازت نہ مل جائے اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جاؤ یہ (طریقہ کار) تمہارے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ جب تک کہ اجازت نہ لے لو۔اور گھر والوں پر سلام نہ کرو۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ تاکہ نصیحت حاصل کرو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ۗ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۗ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ۗ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ۗ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۗ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ

اے ایمان والو! چاہیے کہ تمہارے غلام اور وہ بچے جو ابھی حدِ بلوغ کو نہیں پہنچے (گھروں میں داخل ہوتے وقت) تین بار تم سے اجازت طلب کریں۔ نمازِ صبح سے پہلے، اور جس وقت تم دوپہر کو اپنے کپڑے اتار دیتے ہو اور نماز عشاء کے بعد۔ یہ تین وقت (آرام کرنے کیلئے) تمہارے لئے پردے کے وقت ہیں ان اوقات کے علاوہ تم پر اور ان پر کوئی حرج نہیں ہے تم لوگ ایک دوسرے کے پاس بار بار چکر لگاتے رہتے ہو۔ اسی طرح اللہ آیتوں کو کھول کر بیان کرتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا، بڑا حکمت والا ہے۔

احزاب، ۵۳؛

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِى النَّبِيَّ فَيَسْتَحْىٖ مِنْكُمْ ؗ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْىٖ مِنَ الْحَقِّ ؕ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ؕ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا

اے ایمان والو! نبی ﷺ کے گھروں میں داخل نہ ہوا کرو۔ مگر جب تمہیں کھانے کیلئے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے (اور) نہ ہی اس کے پکنے کا انتظار (نبی ﷺ کے گھر میں بیٹھ کر کیا) کرو۔ لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو (عین وقت پر) اندر داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ اور دل بہلانے کیلئے باتوں میں نہ لگے رہو کیونکہ تمہاری باتیں نبی ﷺ کو اذیت پہنچاتی ہیں مگر وہ تم سے شرم کرتے ہیں (اور کچھ نہیں کہتے) اور اللہ حق بات (کہنے سے) نہیں شرماتا اور جب تم ان (ازواج نبی ﷺ) سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ (طریقۂ کار) تمہارے دلوں کیلئے اور ان کے دلوں کیلئے پاکیزگی کا زیادہ باعث ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم رسولِ ﷺ خدا کو اذیت پہنچاؤ اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی بھی ان کی بیویوں سے نکاح کرو بیشک یہ بات اللہ کے نزدیک بہت بڑی (برائی گناہ کی) بات ہے۔

حجرات، ۱۲: اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے پرہیز کرو (بچو) کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور تجسّس نہ کرو اور کوئی کسی کی غیبت نہ کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تمہیں کراہت آتی ہے اور اللہ (کی نافرمانی) سے ڈرو بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

مہاجرت کا حق

جابرانہ اور پریشان کن حالات کی وجہ سے مادر وطن چھوڑنے کا حق۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق ایک مسلمان کی حتمی بیعت خدا سے ہونی چاہیے نہ کہ کسی خاص زمین سے۔ اپنے پیغمبرانہ مشن کو مکمل کرنے کے لیے، نبی نے اپنی جائے پیدائش، مکہ چھوڑ کر مدینہ ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہجرت مسلمانوں کے لیے بڑی تاریخی اور روحانی اہمیت کے حامل ہے۔ وہ مسلمان جن سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی جائے پیدائش چھوڑ دیں، جو برائی اور ظلم کا ٹھکانہ ہو، کیونکہ مسلمان وہاں خدا کے لیے اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتے یا وہاں انصاف نہیں کر سکتے (سورہ نساء، آیت نمبر ۹۷ سے ۱۰۰ تک).: بے شک وہ لوگ جو اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے۔ جب

فرشتوں نے ان کی روحوں کو قبض کیا، تو ان سے کہا تم کس حال میں تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم زمین میں کمزور و بے بس تھے۔ فرشتوں نے کہا کہ اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے یہی وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُری جائے بازگشت ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو عنقریب خدا معاف کر دے گا کہ وہ بڑا معاف کرنے والا اور بڑا بخشنے والا ہے۔

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً مَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللهِ وَكَانَ اللهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا اور جو کوئی راہِ خدا میں ہجرت کرے گا۔ وہ زمین میں بہت ہجرت گاہ، جائے پناہ اور بڑی کشائش پائے گا۔ اور جو شخص اپنے گھر سے خدا اور رسول ﷺ کی طرف ہجرت کے ارادہ سے نکلے پھر اسے موت آجائے، تو اس کا اجر و ثواب اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ اور اللہ بڑا بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔

قرآنی تعلیمات کے مطابق ایک مسلمان کی حتمی بیعت خدا سے ہونی چاہیے نہ کہ کسی خاص سرزمین سے۔ اپنے پیغمبرانہ مشن کو مکمل کرنے کے لیے، نبی نے اپنی جائے پیدائش، مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا فیصلہ کیا۔ ہجرت مسلمانوں کے لیے بڑی تاریخی اور روحانی اہمیت کی حامل ہے۔ وہ مسلمان جن سے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی جائے پیدائش چھوڑ دیں، جو کہ برائی اور ظلم کا ٹھکانہ ہے، کیونکہ وہاں مسلمان خدا کے لیے اپنے فرائض انجام نہیں دے سکتے یا وہاں انصاف نہیں کر سکتے.

اچھی زندگی کا حق

"اچھی زندگی" کا حق قرآن ایک "اچھی زندگی" کے انسانی حق کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ اچھی زندگی، جو بہت سے اجزاء پر مشتمل ہے، یہ زندگی اس وقت ممکن ہو گی جب انسان عادلانہ ماحول میں زندگی بسر کرے گا۔ قرآنی تعلیمات کے مطابق انصاف امن کی لازمی شرط ہے اور امن انسانی ترقی کے لیے بھی بہت ضروری ہے۔ تمام انسانی حقوق جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے ایک انصاف پسند معاشرے میں بغیر کسی پریشانی کے پورے ہو سکتے ہیں۔ اس طرح کے معاشروں میں دیگر بنیادی حقوق ہیں جیسے: رہنے کے لیے ایک محفوظ جگہ کا حق، ذاتی املاک کے تحفظ کا حق، معاہدے کرنے کا حق، آزادانہ نقل و حرکت کا حق، اقلیتوں کے لیے سماجی اور عدالتی خود مختاری کا حق، مقدس مقامات کے تحفظ کا حق اور مذہبی مقامات میں آزادانہ آنے جانے کا حق شامل ہے.

مطالعہ کریں (سورہ بقرہ، آیت نمبر ۲۲۹؛ سورہ آلعمران، آیت نمبر ۱۷ اور ۷۷ ا؛ سورہ مائدہ، آیت نمبر ا

اور آیت نمبر ۴۲ سے تک ۴۸-؛ سورہ توبہ، ۱۷؛ سورہ اسراء، آیت نمبر ۳۴؛ سورہ ملک، آیت نمبر ۱۵).

سورہ البقرہ آیۃ ۲۲۹: اور طلاق (رجعی) دو ہی مرتبہ ہے اس کے بعد یا تو اچھے طریقہ سے روک لیا جائے گا یا بھلائی کے ساتھ رخصت کر دیا جائے گا۔ اور تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ انہیں (بطورِ زر مہر اور ہدیہ و تحفہ) دے چکے ہو اس میں سے کچھ واپس لو مگر یہ کہ ان دونوں (میاں بیوی) کو اندیشہ ہو کہ وہ خدا کی قائم کردہ حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو پھر (اے مسلمانو!) تمہیں بھی یہ خوف ہو کہ وہ حدودِ الٰہیہ کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو (اس صورت میں) عورت کو (بطورِ فدیہ خلع) کچھ معاوضہ دینا چاہیے (اور دے کر اپنی جان چھڑانا چاہیے) تو اس میں دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ خدا کی مقرر کردہ حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو۔ اور جو لوگ خدا کی مقرر کی ہوئی حدوں سے آگے بڑھتے ہیں وہی لوگ ظالم ہیں۔

سورہ آل عمران آیۃ ۱۷: اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ

یہ لوگ صبر کرنے والے ہیں (قول و فعل میں) سچ بولنے والے، اطاعت کرنے والے، راہِ خدا میں خیرات کرنے والے اور سحر کے وقت طلب مغفرت کرنے والے ہیں۔

سورہ آل عمران آیۃ ۱۷۷: اِنَّ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیًا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

بے شک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے کفر خرید لیا ہے وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچائیں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب (تیار) ہے۔

مائدہ، ۱ و ۴۸ _ ۴۲: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۘ اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ۗ اِنَّ اللّٰہَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو تمہارے لئے چوپائے، مویشی حلال کر دیئے گئے ہیں۔ سوائے ان کے جن کا ذکر تمہیں پڑھ کر سنایا جائے گا۔ ہاں جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کو حلال نہ سمجھو۔ بے شک اللہ جو چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے۔

سورہ المائدہ آیۃ ۴۲: سَمّٰعُوْنَ لِلْکَذِبِ اَکّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۭ فَاِنْ جَاۗءُوْکَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْھُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْھُمْ فَلَنْ یَّضُرُّوْکَ شَیْءًا ۭ وَاِنْ حَکَمْتَ فَاحْکُمْ بَیْنَھُمْ بِالْقِسْطِ ۭ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ

جھوٹ کے بڑے سننے والے ہیں، حرام مال کے بڑے کھانے والے ہیں اگر وہ تمہارے پاس آئیں تو (آپ کو اختیار ہے) خواہ ان کا فیصلہ کریں یا ان سے روگردانی کریں اور اگر آپ ان سے روگردانی کریں۔ تو وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اگر فیصلہ کریں تو پھر انصاف کے ساتھ کریں کیونکہ اللہ انصاف کرنے والوں کو

دوست رکھتا ہے۔

سورہ المائدہ آیۃ ٤٣: وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰۗىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

اور یہ لوگ آپ کو کس طرح حَکَم (ثالث) بناتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس توراۃ موجود ہے جس میں اللہ کا حکم لکھا ہوا ہے اور پھر یہ (آپ کے فیصلہ کے) بعد اس سے منہ موڑ لیتے ہیں (بات دراصل یہ ہے کہ) یہ مؤمن ہی نہیں ہیں (ہرگز ماننے والے نہیں ہیں)۔

سورہ المائدہ آیۃ ٤٤: اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَ الرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَاۤءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

ہم نے توراۃ نازل کی جس میں ہدایت اور نور (روشنی) تھی اس کے مطابق یہودیوں کے لئے فیصلے کرتے تھے۔ وہ تمام نبی جو اللہ کے مطیع وفرمانبردار تھے اللہ والے علماء واحبار بھی اس کے مطابق فیصلے کرتے تھے جس کی حفاظت کے وہ ذمہ دار بنائے گئے تھے اور جس کے وہ گواہ تھے۔ پس تم لوگوں سے نہ ڈرو۔ بلکہ مجھ سے ڈرو۔ اور میری آیات کو تھوڑی سی قیمت کے عوض فروخت نہ کرو اور جو اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ کافر ہیں۔

سورہ المائدہ آیۃ ٤٥: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَاۤ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

اور ہم نے اس (توراۃ) میں ان (یہودیوں) پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں میں بھی برابر کا بدلہ ہے۔ پھر جو (قصاص) معاف کردے، تو وہ اس کے لئے کفارہ ہوگا اور جو قانونِ خدا کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہ ظالم ہیں۔

سورہ المائدہ آیۃ ٤٦: وَقَفَّيْنَا عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۪ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ

ہم نے ان (انبیاء) کے نقش قدم پر عیسیٰ کو بھیجا اپنے سے پہلے موجود کتاب یعنی تورات کی تصدیق کرنے والا بنا کر اور ہم نے ان کو انجیل عطا کی۔ جس میں ہدایت ہے اور نور بھی جو تصدیق کرنے والی تھی۔ اپنے

سے پہلے موجود کتاب یعنی تورات کی اور یہ (انجیل) صحیح رہنمائی اور نصیحت تھی پرہیز گاروں کے لیے۔

سورہ المائدہ آیة ٤٧: وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ

سورہ المائدہ آیة ٤٨: وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ۗ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا ۗ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ۗ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ

اور (اے رسول ﷺ) ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔ جو تصدیق کرتی ہے۔ ان (آسمانی) کتابوں کی جو اس سے پہلے موجود ہیں اور ان کی محافظ و نگہبان ہے۔ لہٰذا آپ ان کے درمیان وہی فیصلہ کریں جو اللہ نے نازل کیا ہے اور اس حق سے منہ موڑ کر جو آپ کے پاس آگیا ہے۔ ان کی خواہشات کی پیروی نہ کریں، ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک راہ مقرر کی ہے اور اگر خدا (زبردستی) چاہتا، تو تم سب کو ایک ہی (شریعت) کی ایک ہی امت بنا دیتا۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ تمہیں آزمائے (ان احکام میں) جو (مختلف اوقات میں) تمہیں دیتا رہا ہے بس تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم سب کی بازگشت اللہ ہی کی طرف ہے، پھر وہ تمہیں آگاہ کرے گا۔ ان باتوں سے جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔

توبہ، ١٧؛ مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ۗ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ

اور مشرکین کے لئے روا نہیں ہے کہ وہ مسجدوں کو آباد کریں جبکہ وہ خود اپنے اوپر اپنے کفر کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سب اعمال ضائع ہوگئے اور وہ ہمیشہ آتشِ دوزخ میں رہیں گے۔

اسراء، ٣٤؛ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۠ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا

اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ سوائے احسن طریقہ کے یہاں تک کہ وہ اپنی پختگی کے سن و سال (جوانی) تک پہنچ جائے اور (اپنے عہد) کو پورا کرو بے شک عہد کے بارے میں تم سے بازپرس کی جائے گی۔

ملک، ١٥؛ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ۗ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ

وہ (اللہ) وہی ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے رام کر دیا تاکہ تم اس کے کاندھوں (راستوں) پر چلو

اور اس (اللہ) کے (دیئے ہوئے) رزق سے کھاؤ پھر اسی کی طرف (قبروں سے) اٹھ کر جانا ہے۔ نیز رجوع کریں در ذیل آیات، تفسیر المیزان، پرسش ہای قرآنی، مفردات.

نتیجہ

دین اسلام کا یہ برملا اعلان ہے کہ یہ دین، دین اسلام کامل ترین دین ہے اور قرآن کامل ترین آئین زندگی ہے تمام بشریت کے لیے تا قیام قیامت تک اور اس کے احکامات اور قوانین ہمیشہ کے لیے اور ساری دنیا اور تمام انسانیت کے لیے مخصوص ہیں

سینکڑوں سال تحقیق, جستجو اور تجربات کے بعد آج انسان جن قوانین تک پہنچ گیا ہے اور ان قوانین کی پاسداری اور پابندی کی بات کرتا ہے اور اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے اس کا پرچار کیا جاتا ہے

لیکن اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے جب شرق اور غرب میں انسان جہالت کی تاریکیوں میں غوطہ ور تھا اور ایسی ایسی حرکتیں کرتا تھا کہ ان کے ذکر سے آج انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے ایسے بہترین قوانین خاص طور پر انسانی حقوق کے حوالے سے بیان کیے ہیں اگر ان قوانین پر عملدرآمد کیا جاتا تو آج انسان اتنی مشکلات اور پریشانیوں کا شکار نہیں ہوتا کیونکہ قرآن نے ان تمام مشکلوں کے حل کے لیے تجاویز پیش کی ہیں اور تمام مشکلات اور مسایل کا حل قرآن میں موجود ہے۔

کیونکہ یہ اس خدا کی کتاب ہے جو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہے اور ہمارا تنہا خالق اور حقیقی مالک ہے.

کتابیات:

۱. قرآن کریم
۲. راغب اصفہانی، حسین بن محمد، مفردات الفاظ القرآن، بیروت، دار الشامیۃ ۱۴۱۲ھ.
۳. طباطبائی، السید محمد حسین، المیزان فی تفسیر القرآن، قم، دفتر انتشارات اسلامی، ۱۴۰۷.
۴. امام سجاد، رسالہ حقوق امام سجاد علیہ السلام.
۵. سید رضی، نہج البلاغہ، خطبات، نامہ ہا، کلمات قصار. بیروت، دار الکتب العلمیۃ،
۶. دفتر پاسخ بہ پرسشہای قرآنی مرکز آموزش تخصصی تفسیر و علوم قرآن حوزہ علمیہ قم.

7. A.A.A. Fyzee, a Modern Approach to Islam (Lahore: Universal Books, 1978).
8. Ibid.
9. G.A. Parwez, Tabweeb-ul-Qur'an, (Urdu) , (Lahore: Idara-e-Tulu'-e-Islam, 1977).
10. G.A. Parwez, Islam: A Challenge to Religion (Lahore: Idara-e-Tulu'-e-Islam, 1986).
11. "Islamic law – Its Ideals and Principles "in The Challenge of Islam, (A. Gauher, editor, 1980; London: The Islamic Council of Europe).
12. Muhammad Asad (translation) The Message of the Qur'an, (Gibraltar: Dar Al-Andalus, 1980).
13. Reference here is to Surah 2: Al-Baqarah; also see G.A. Parwez, "Bunyadi Haquq-e-Insaniyat" (Urdu) , in Tulu'-e-Islam, (Lahore, November 1981).
14. The Message of the Qur'an,.

۱۵. دفتر پاسخ بہ پرسشہای قرآنی مرکز آموزش تخصصی تفسیر و علوم قرآن حوزہ علمیہ قم.